سوال

معین نفع کے ساتھ بینکوں میں سرمایہ رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

معین نفع کے ساتھ بینکوں میں سرمایہ رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معین نفع کے ساتھ بینکوں میں سرمایہ رکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عقد ربا پر مشتمل ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَوٰا ۲۷۵ ... سورة البقرة

"سودے کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام"

اور فرمایا:

يَٰأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا ما بَقِىَ مِنَ الرِّبَوٰا إِن كُنتُم مُؤمِنينَ ۲۷۸ فَإِن لَم تَفعَلوا فَأذَنوا بِحَربٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسولِهِ وَإِن تُبتُم فَلَكُم رُءوسُ أَموٰلِكُم لا تَظلِمونَ وَلا تُظلَمونَ ۲۷۹ ... سورة البقرة

"اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو، اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لیے (تیار ہوتے ہو)، اور اگر توبہ کرلو گے (اور سود چھوڑ دو گے تو تم کو اپنی اصلی رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور نہ تمہارا نقصان۔"

بینکوں میں سرمایہ رکھنے والا اپنے سرمایہ پر جو نفع حاصل کرتا ہے، اس میں کوئی برکت نہیں ہوتی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَمحَقُ اللَّهُ الرِّبَوٰا وَيُربِى الصَّدَقٰتِ ۲۷۶ ... سورة البقرة

"اللہ سود کو نابود (یعنی بے برکت) کرتا اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے۔"

بینکوں سے معاملہ کی یہ صورت ربا الفضل بھی ہے اور ربا النسیئہ بھی کیونکہ بینک میں رقم جمع کرانے والا معلوم مدت اور معلوم نفع کی شرط کے ساتھ رقم جمع کراتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج2ص514

فتویٰ کمیٹی